

پرچہ اردو

نام سعدیہ اسحاق

54

سوال نمبر 3

جملوں کی درستگی

- 1- وہ لپ شاپراہ آگیا منتظر ہے۔
- 2- رہی گروا ہے۔
- 3- نہ گھانا ہی کھایا نہ پانی ہی پیا۔
- 4- اس کے سستھ اچھے ہیں۔
- 5- طلباء سے کہو کہ وہ وقت کی پابندی کرے۔
- 6- یہ بڑھی بڑھی چلا ہے۔
- 7- حقیقت میں وہ سچا ہے۔
- 8- نکتہ جیسی مت کرو۔
- 9- بہت ہوش مند ہے۔
- 10- دشمن نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

8

سوال نمبر 4

مجاورات کو جملوں میں

استعمال کریں

(طا) ناک کشنا

علی نے میٹرک کے امتحانات میں فیل ہو کر گھر والوں کی ناک انٹواری

10) پھولے نہ سمانا

ماسٹر میں چاندی کا تمغہ حاصل کرنے کے بعد علی پھولے نہ سمارا تھا۔

(ب) سینہ سپر ہونا

ہماری فوج میدان جنگ میں سینہ سپر ہو کر بڑی لہر اٹھیا کہ دانت کھٹے کر دیئے

(ز) بغلیں جھانکنا

دفتر میں علی چوری کرتا پھر اگلا کو وہ بغلیں جھانکتے لگا۔

(الف) سارچ کو آریج نہیں

ہمیں زندگی میں ہمیشہ سچ کو لانا چاہیے۔ اس راستے میں ہماری جان چلی جائے۔ کیونکہ سارچ کو آریج نہیں ہوتی۔

(ج) گھر کا بھیدی لٹکا ڈھانے

جب گھر کا بھیدی لٹکا ڈھانے تو اس کا اوصال سارے گھر والوں کو اٹھاتا رہتا ہے۔

## سوال نمبر 5:

### اشعار کی تشریح

الف) کوئی میرے دل سے پوچھے تیرے نیم کش کو  
یہ خلش کہاں سے ہوتی ہے جو جگر کے پار ہوتا

شاعر کا نام:

میرزا غالب

تشریح:-

شاعر کہتا ہے کہ میرے دل سے ان  
آدمیوں کے تیرے کانوں میں اتار ہی نہیں اس  
کی خلش کیا ہوتی ہے۔

شاعر کہتا ہے ان کی ہمیشہ خواہش تھی  
ان کا دل یہ چاہتا تھا کہ ان کی آنکھوں سے گھٹنوں  
آدمیوں کے رشتے پہ خوب کی آنکھوں سے ہوتے  
اس کے دل تک جائے اور میرے خوب کو حسوس  
ہو تاکہ میں اس سے کتنی زیادہ محبت کرتا ہوں  
لیکن میرے خوب کی لا پرواہی اور بے اعتنائی  
کی وجہ سے میرے دل کی یہ بات پوری نہیں ہو سکتی  
میرے خیالات اور محبت کی شدت اور محبت تک نہ

ہارنچ سکی۔ شاعر اپنی ذہنی دنیا کی داد چاہتا ہے وہ  
چاہتا ہے اس کا خوب اس کا ساتھ دے سکیں یہ  
سب دل میں خلا بن کر رہ گیا۔

سوزِ یارِ فراق میں مرنے نہیں کمال  
مرنے کہ یارِ یار میں جینا کمال ہے

شاعر کہتا ہے میرے خوب کا اس طرح مجھے درد کرنا میری  
طرف توجہ نہ دینا مجھے تکلیف دیتا ہے۔ مگر یہ  
درد بھی میرے لئے انعام کی طرح ہے جو مجھے میری  
ذہنی دنیا سے مل رہا ہے۔

س کاغذ کا قلم نہ ہوتے نہ پروزہ نہ ہوتے  
دریا کے اس طرح وہ دریا کی اس طرف ہم ہوتے

(ب) وہ دہن پر ہیں ان کے گمان کیسے کیسے

کلام آتے ہیں در بیان کیسے کیسے

شاعر کا نام:

حیدر علی آتش

تشریح

شاعر کہہ رہے ہیں اس کی زبان پر کیسے

کیسے خیالات آ رہے ہیں جو ہمیشہ چپ رہتا تھا کوئی

بات نہیں کرتا تھا۔  
 شاعر آتش اس شو میں اپنے محبوب کے بولے پر  
 ہر حیران ہو رہے ہیں کہ وہ محبوب جو ہمیشہ چپ  
 رہتا تھا اس سے بات کرتا نہیں چاہتا تھا۔ آج  
 وہ میرے پارے میں اپنے خیالات کا اظہار  
 کر رہا ہے۔ عاشق ہمیشہ مہی چاہتا ہے کہ اس  
 3. یوب اس سے باتیں کرے۔ اس کے پارے  
 میں وہ کیا سوچتا ہے۔ محبوب کے الفاظ کی  
 شاعر کے لئے محبوب کو سو ٹیوں سے اور ہوتی  
 ہے بہت اہمیت ہے۔ شاعر کا اپنے محبوب سے  
 اتنا لگاؤ ہے کہ وہ چپ بھی رہے تو اس کی  
 وہ چپ کو بھی ایسی شاعری کا موضوع بنا لیتا  
 ہے۔

۷. آؤ چپ کی زبان میں بات کرتے ہیں۔  
 لفظ مطلب لگاڑ رہے ہیں۔

۱۰. سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام  
 آفاق کی اس کا لگہ شیشہ لگری کا

سور شاعر کا نام:  
 حیرت لقی میر

## تشریح :

اس دنیا میں سائنس لیتے بھی احتیاط سے  
کا لینا چاہیے بالکل ویسے جیسے شیشہ بنانے والا شیشہ  
بناتے میں لیتا ہے۔

مثلاً اس شے میں بہت دنیا کے مفادات میں ہمیں  
بہت احتیاط اور خیال سے چلنا چاہیے تاکہ کسی کو ہمارے  
الفاظ اور عمل سے تکلیف نہ لگے۔ کسی کا دل ٹوڑنا  
بہت نہیں چاہیے کیونکہ دل بھی شیشہ کی طرح نازک  
ہوتا ہے۔ جیسے شیشہ بناتے والے اس کو بناتے  
کا عمل بہت دھیما سے کرتا ہے اس میں کوئی لگاؤ  
نہ ہو کہیں سے خرابی نہ ہو۔ ہم انسانوں ہی کو بھی  
دنیا میں اللہ دوسرے کا خیال کرتا چاہیے شفقت  
اور رحمت سے پیش کرتا چاہیے۔

۷ درد دل کے واسطے میں کیا انسان کو

ورنہ عبادت کے لئے کم نہ تھے کرو بیاں

زندگی میں اپنے والدین، رشتہ داروں، دوست احباب  
کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا چاہیے جسے کسی کو ان کی  
ضرورت ہے اس کے کام آنا چاہیے اس کے ساتھ ایسا  
رویہ نہیں کرنا چاہیے اس کا دل رکھے اس کا  
دل سے آزار کی ہو۔ جو رشتہ ہمارے پاس ہیں  
ان کی قدر کرتا چاہیے۔

## سوال نمبر 2:

عنوان:

پر صغیر میں مختلف اقوام اور زبانیں

تخلیص:

دہلی ہندوؤں کے راجہ کے ماتے والوں کا  
پرانا شہر ہے یہاں مختلف زبانیں بولی جاتی تھیں جس کا نتیجہ  
پر صغیر میں آنے والے مسلمانوں کو روزمرہ کے معاملات میں  
مشکل ہوئی۔ یہاں ان کو اس سے اختلاف تھا لیکن مختلف ممالک  
بادشاہوں کے آنے سے یہ فرق ختم ہو گیا اگر بادشاہ کے دور میں  
علم عام ہوا تو لوگ فارسی زبان ہی استعمال کرتے تھے۔

## سوال نمبر 1: (الف)

پاکستان میں سیاحت کا فروغ

Outline?

سیاحت، تفریح، اطمینان و سکون، ذہنی اور جسمانی  
جس کی تسکین کے لئے سفر کرنے کا نام سیاحت  
ہے۔ سیاحت سے نہ صرف قدرت کے خوبصورت  
شاہکار دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ بلکہ یہ کسی ملک  
کی معیشت میں بھی اپنا حصہ ڈالتی ہے۔ ورلڈ  
آرگنائزیشن کے مطابق 34 ممالک کی آمدن

کا ذریعہ سیاحت بھی ہے۔ لیکن قدرتی وسائل سے حالہ اعلیٰ ہوتے کے باوجود پاکستان اذریعہ آمدن میں ان تمام ممالک سے پیچھے ہے جو کہ حکومت پاکستان کے لئے لمحہ فکر یہ ہے۔

دنیا میں بہت سے ممالک ایسے ہیں جو سیاحتوں کی توجہ حاصل کرتے کے لئے متنوعی سیاحتی مقامات تعمیر کرتے ہیں۔ لیکن پاکستان کو اللہ نے قدرتی حسن عطا کیا ہے جہاں خوبصورت وادیاں، بلندو بالا پہاڑ، بہت دریا اور پہاڑی سہولتیں ہیں۔ پاکستان میں تاریخی، مذہبی، ساحلی، ایڈوینچر وغیرہ ہر قسم کی سیاحت پائی جاتی ہے۔

پاکستان میں سوات کا علاقہ دنیا کا خوبصورت ترین علاقہ ہے اس کے ایبٹ آباد، شیخانگلہ، ناران، فغان جمیل سیف الملوک، بابو سرٹاپ، مینرو ویلی اور چترال کے علاقے خاص کر قبلاشن ویلی قابل دید ہیں۔ قبلاشن ویلی کے لوگ بہت خوبصورت ہیں۔ ان علاقوں میں سیاحت کے لئے جا کر تو سکون اور اطمینان محسوس ہوتا ہے اس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

○ نہ تو آسمان کہ لئے ہے نہ تو زمین کے لئے ہے  
جہاں ہے سترے لئے تو تہیں جہاں کہ لئے

پاکستان میں کے ٹو، قرار قرم، نالگا پریت، مگلت، سکرو، پہاڑ اور ان کے پہاڑی سلسلے آنکھوں



کو فٹنگ دیتے ہیں وادی کشمیر جیسے جنت کی نظیر  
 بھی کہا جاتا ہے اس کی خوبصورتی قابل ستائش ہے  
 عقل جو اس کے بناتے والے کی کاظمی پر دھنگ  
 رہ جاتی ہے۔ ایسی دلکش وادیاں اور نظارے  
 سیاحوں کو خود بخود انہی طرف متوجہ کرتے ہیں۔  
 پاکستان میں مذہبی <sup>اور تاریخی</sup> سیاحت کے وسیع واقع موجود  
 ہے یہاں ہر پہلو اور ٹیکسٹا کے تہذیبوں کے آثار  
 ملتے ہیں۔ جس سے ان کی رہیں بہت ہی ان  
 کی طرز زندگی کا پتہ چلتا ہے۔ ٹیکسٹا اور وادی  
 سوات میں بدھ مت مذہب کے مانتے والوں کی  
 عبادت گاہیں ہیں۔ یہاں ہندوؤں <sup>اور</sup> مذہب کے  
 مانتے والوں کے مندر اور عبادت گاہیں پنجاب  
 سندھ میں موجود ہیں جس میں بابائے گرونانک کا  
 گوردوار اور کرتاس پور ہیں کٹاس راس کا مندر  
 قابل ذکر ہیں۔ ان مذہب سے تعلق رکھنے والے سیاح  
 ہر بڑی تعداد میں یہاں آتے ہیں۔  
 ہر طرح کی سیاحت کے مواقع ہونے کے باوجود ہماری  
 سیاحت کا حال بڑا ہے۔ سیاحتی مقامات کو جانے  
 والے روڈ خستہ حال ہیں۔ کچھ علاقے خوبصورتی  
 سے علائق ہیں لیکن وہاں تک جانے کے وسائل  
 و ناقص انتظامات ہیں۔ کچھ سیاحتی مقامات  
 محفوظ نہیں ہے سیکورٹی کے مسائل ہونے کی  
 وجہ سے لوگ ان مقامات پر نہیں جاتے۔  
 مقامی لوگوں کو سیاحت کے لئے آنے والے ملکی  
 و غیر ملکی سیاحوں کے ساتھ تعاون <sup>کے</sup> اور <sup>تعمیر</sup> اور  
 نہیں ہوتا۔

عالمی سطح پر سیاحت کو فروغ دینے کے لئے حکومت کو مناسب  
 اقدامات کرنے چاہیے۔ اس سلسلے پاکستان ٹورزم  
 اور ڈویلپمنٹ کارپوریشن کو فعال بنانا چاہیے۔ انفراسٹرکچر  
 کو بہتر بنایا جائے۔ جدید اور تازہ روڈ  
 تعمیر کئے جائیں۔ سیکورٹی کے بہترین انتظامات  
 کئے جائیں جو یہاں آنے والوں سیاحوں کو امن  
 کا بخشا دیں۔ سیاحوں کو بہترین اور مناسب  
 قیمتوں پر ہوٹل دینے چاہئیں مقامی لوگوں  
 کو باہر سے آنے والوں سے آجھا پرتاؤں اور  
 روپیہ رکھنا چاہیے جیسے ان کا ان کے علاقے  
 کا لوگوں کو اجھا پرتاؤں ملے گا۔ میڈیا اشتہارات کے  
 ذریعے ملک کے خوبصورت علاقوں کو دکھائیں  
 تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ سیاحت کی خاطر  
 پاکستان سفر کریں۔  
 صرف آخر یہ ہے۔ سیاحت کے فروغ سے نہ صرف  
 بین الاقوامی طور پر ہمارا تازہ میچ بہتر ہوگا بلکہ یہ  
 بڑی مقدار میں ملکی آمدنی میں اضافہ کا  
 باعث بھی ہوگا۔

Essay length is short.

## سوال نمبر 6

میزی سے بدلتی دنیا میں ہم اپنی صلاحیت کا استعمال کرتے ہوئے جدید سائنس اور ٹیکنالوجی سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے ملک کی قسمت تبدیل کر سکتے ہیں۔ چونکہ ملک کے ترقیاتی پروگرام کو اجارے کا راستہ ہے۔ میزی سے ٹیکنالوجی میں جدت، قدرتی وسائل اور اس کے عوامل پر اعتماد کم کر دیا ہے۔ انسان اپنے کام کو سائنس کا استعمال کرتے ہوئے درست طریقے سے سرانجام دے رہا ہے کیونکہ ٹیکنالوجی کے حیرت انگیز پوری دنیا میں سائنس کو ترقی دی۔